اہلسنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں

خادم اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمال کرم لاہور

اہلسنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں

خادم اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

نام کتاب	—	اہلسنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں
مصنف	—	مولانا محمد ابراہیم صاحب
اشاعت اول	—	فروری 2001ء
تعداد	—	گیارہ سو
زیر اہتمام	—	ایم احسان الحق صدیقی
نگران طباعت	—	ملک خالد رمضان اعوان
ناشر	—	مکتبہ جمال کرم لاہور
قیمت	—	

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلیکیشنز	گنج بخش روڈ لاہور۔
ضیاء القرآن پبلیکیشنز	14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ	بھیرہ ضلع سرگودھا
مکتبہ قادریہ	چوک میلاد مصطفیٰ گوجرانوالہ
فرید بکسٹال	اردو بازار لاہور۔

فہرست

وہ چیز فرقہ میں پسندیدہ سے بہتر ہے اور ''لاتفرقوا'' کے تحت فرماتے ہیں
کہ اس سے مراد ایسی باتیں ہیں جن سے تفرقہ پڑے اور امت کا اتحاد و
اتفاق ختم ہو جائے کیونکہ حق ایک ہی ہے اس کے سوا جہالت اور گمراہی ہے۔
(تفسیر خازن ج ا ص ۲۸۱)

ان اقوال کے علاوہ بھی اکثر ائمہ مفسرین نے یہ معنی نقل کیے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ حبل اللہ سے مراد جماعت اور تفرقہ سے مراد ایسی باتیں کرنا ہے جو باعث تفریق ہوں اور امت کے اتحاد و اتفاق کے منافی ہوں کہ امت کا شیرازہ بکھر جائے۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ علماء کی اصطلاح میں جماعت یا سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہے آئمہ مفسرین کی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ رب العزۃ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ وابستگی کا حکم دیا ہے کیونکہ اس جماعت سے وابستہ ہونا اتحاد و اتفاق اور الفت و محبت کی علامت ہے اور ان سے علیحدگی تفرقہ بندی کی دلیل ۔اب ہم اہل سنت و جماعت کے لفظی معنی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی لغوی تحقیق

لفظ ''اہل'' کی تشریح:

(۱) قال ابو عباس احمد بن یحیی: اختلف الناس فی الآل فقالت الطائفة آل النبی ﷺ من اتبعه قرابة او غیر قرابة و آله ذاقرابته متبعا أو غیر متبع و قالت الطائفة والآل والاهل واحد (لسان العرب لابن منظور ج ا،ص ۲۶۸)

''ابوعباس احمد بن یحیی کہتے ہیں (آل) میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ آل النبی ﷺ سے مراد آپ کے پیروکار ہیں رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار اور آلہ سے مراد

آپ کے رشتہ دار ہیں خواہ اتباع کرنے والے ہوں یا نہ ہوں۔

صحاح میں یوں مذکور ہے۔

(۲) و آل الرجل اهله و عياله و آله ايضا اتباعه

(الصحاح للجوهری ج ۳ ص ۱۶۲۷ مطبوعہ)

''مرد کی آل سے مراد اس کا اہل و عیال ہے اور اس کی آل سے مراد اس کے پیروکار ہیں۔

صاحب قاموس لکھتے ہیں۔

(۳) وآل الرجل اتباعه و اولياء ه ولا تستعمل الافيما فيه شرف غالبا فلا يقال آل الاسكاف كما يقال اهله۔(القاموس ص ۱۷۸)

''مرد کی آل سے مراد اس کے ماننے والے اور دوست ہیں اور لفظ آل غالبا ذوشرف کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے آل اسکاف نہیں کہا جاتا جبکہ اہل اسکاف کہا جاتا ہے۔

علمائے لغت کے نزدیک اہل سے مراد پیروکار اور تبعین ہیں صاحب قاموس کے نزدیک آل اور اہل میں فرق ہے جبکہ ابن منظور، صاحب لسان العرب کے نزدیک آل اور اہل ایک ہیں اور صاحب صحاح بھی غالبا اس طرف گئے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اہل کا معنی تابعداری اختیار کرنے والے، پیروی کرنے والے محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

''واغرقنا آل فرعون''

تو یہاں آل سے مراد بھی فرعون کے پیروکار ہیں۔

لفظ سنت کی وضاحت

(۱) صحاح للجوہری میں ہے۔

السنة السيرة قاله خالد بن زهير الهذلی

یعنی سنت سے مراد سیرت ہے یہ قول خالد بن زہیر ھذلی کا ہے۔

(۲) لسان العرب میں ہے۔

السنة: الطريقة المحموده المستقيمة ولذالک قيل فلان من اهل السنة معنا من اهل الطريقة المحمودة المستقيمه وهی ماخوذة من السنن. والاصل فيه الطريقة والسيرة واذااطلقت فی الشرع فانما يراد بها ما أمربه النبی ﷺ و نهی عنه و ندب اليه قولا و فعلا ممالم ينطق به الكتاب العزيز و لهذا يقال فی ادلة الشرع الكتاب و السنة ای القران و الحديث.

(لسان العرب ج٦ص٤٠٠،٣٩٩)

''سنت اس راستے کو کہتے ہیں جو سیدھا اور محمود ہو اس لئے کہا گیا کہ فلاں اہل سنت سے ہے یعنی وہ ایسے راستے پہ چل رہا ہے جو سیدھا بھی ہے اور محمود بھی اور لفظ السنة سنن سے ماخوذ ہے لفظ سنت کی اصل، طریقہ اور سیرت ہے شرع میں جب لفظ سنت مطلق بولا جائے تو اس سے مراد وہ کام ہے جس کے کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا یا اس سے باز رہنے کا حکم فرمایا اور ایسے قول اور فعل کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا جو قرآن حکیم میں مذکور نہیں۔ اس لئے ادلہ شرع میں کہا جاتا ہے ''کتاب اور سنت یعنی قرآن پاک اور حدیث شریف''

خلفاء کی پیروی کرنے والوں کو بھی اہل السنة کہا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

"عليكم بسنتی و سنة خلفاء الراشدين المهديين" (لسان العرب)

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں۔

قال ابو عمر بن عبدالبر القرطبی فی التفضی بحديث موءطا واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبی ﷺ وكذالک اذا اطلقها غيره فالم تضف الی صاحبها كقولهم سنة العمرين وما شبه ذلک

(عمدة القاری شرح بخاری ج۵ص۲۷۹)

ابو عمر قرطبی موطا کی شرح التفضی میں فرماتے ہیں جب صحابی لفظ سنت کی تعمیم (عام کرنا، بغیر قید کے استعمال) کرے تو پھر مراد سنت نبی اکرم ﷺ ہے اس طرح دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے جب تک وہ سنت کو صاحب سنت کی طرف نسبت نہ کریں جیسا کہ ''سنة العمرین'' میں سنت کی نسبت عمرین کی طرف ہے۔

یعنی سنت کی نسبت جس کی طرف کی جائے گی اسی کی سنت کہلائے گی اور جب لفظ سنت بغیر کسی نسبت کے مطلقاً استعمال کیا جائے تو اس سے مراد سنت نبی ﷺ ہے۔

ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں

وان صحابی اذاقال السنة يحمل علی سنة النبی ﷺ

''صحابی جب کہے یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے''

(شرح نقایہ، ج۱ص۱۶۱)

الجماعۃ: